

والفجر

(فجر کی طبی اور روحانی برکات)

الصلوة خير من النوم

الصلوة خير من النوم

الصلوة خير من النوم

www.Kitabosunnat.com

اُمّ عبد منیب

مشریہ علم و حکمت



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

والفجر

(طبی اور روحانی برکات)

امام عبد منیب

۱۰ ش:

مشرقیہ علم و حکمت (دار الفکر)
مدینہ ناؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان

جملہ حقوق بحق مشربہ علم و حکمت محفوظ ہیں

محمد عبد فیض	اہتمام
مشربہ علم و حکمت	ناشر
۱۴۲۲ھ	اشاعت اول
۱۴۲۷ھ	اشاعت دوم
۱۴۳۰ھ	اشاعت سوم
32	قیمت

ناشر: مشربہ علم و حکمت (دارالشرک)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609032
0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph: 092-042-7237184

☆ البلاغ LG-4 Shop #: لینڈ مارک پلازہ، ہیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی مرسو 90 سیکٹر 8/4-ا اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

5	☆ والفجر
8	☆ بکور سے مراد ؟
9	☆ سحر کا مطلب
12	☆ فجر
13	☆ صباح کا مطلب
13	☆ ضحیٰ کا مطلب
15	☆ سحر کی برکات
17	☆ تہجد
18	☆ فجر یا صبح کی برکات
20	☆ فجر نماز کی فضیلت
20	☆ جنت میں داخلہ
23	☆ نماز فجر کے بعد کے اذکار
24	☆ نماز ضحیٰ کا ثواب
24	☆ نماز چاشت، اشراق، اوّابین؟

- 26 ☆ لمحہ فکریہ
- 35 ☆ صبح کے کام کی برکت
- 36 ☆ رات کو جلد سونا
- 38 ☆ ہمارے رت جگے
- 40 ☆ رات کو جاگنے کے نقصانات
- 42 ☆ بیڈٹی اور ٹی وی کی صبح کی شریات
- 42 ☆ والدین، بچے اور سحر خیزی
- 44 ☆ صبح جلد جاگنے کے طبعی فوائد
- 44 ☆ رات کو جاگنے کی اجازت؟
- 46 ☆ جاگنے کی اجازت
- 48 ☆ خوش قسمت جاگنے والی آنکھ



وَالْفَجْرِ

(اور قسم ہے فجر کی)

صحیح الغامدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا۔ (سنن ترمذی، ابوداؤد: ۶۲۰۶، کتاب البیوض۔ طبرانی فی

اللاوسط)

”اے اللہ میری امت کے بکور یعنی دن کے پہلے حصے میں برکت دے۔“

چنانچہ جب آپ ﷺ کسی لشکر کو روانہ کرتے تو دن کی ابتدائی وقت میں روانہ کرتے۔

یہ وہ دعائے برکت ہے جسے اپنی امت کے لیے رسول ﷺ نے اس رب العالمین سے مانگا جو ارض و سما کا پیدا کرنے والا، سورج اور چاند کو اپنے مدار پر دوڑانے والا اور رات اور دن کو آگے، پیچھے لانے اور لے جانے والا ہے۔

دنیا کے مہذب اور غیر مہذب، دانش ور اور کم علم، شہری و دیہاتی سبھی انسان یہ حقیقت جانتے اور محسوس کرتے ہیں کہ صبح کا وقت اپنی برکات اور ثمرات میں دن کے دوسرے تمام اوقات سے منفرد بھی ہے اور افضل بھی۔

رات کو جب زندگی کا ہنگامہ ختم جاتا ہے، پوری دنیا کو ایک پرسکون اور

اطمینان آمیز سکوت کا سحر ٹھنڈی میٹھی لوری دے کر سلا دیتا ہے..... جب چاند ستارے اور کہکشاؤں کے جھرمٹ نیلے آسمان پر محفلِ نشاط و نور سجا لیتے ہیں..... تو اس کی کوکھ سے وہ وقت جنم لیتا ہے جب انسانی جسم دن بھر کی مشقت کے بعد سو کر.... اپنی تھکن کورات کے سناٹے کے سپرد کر کے صبح دم نئی زندگی اور نئی توانائی کے ساتھ کارزارِ حیات میں اترتا ہے۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب ذہن اپنے ارادوں اور ولولوں کو باہم متفق پاتا اور کچھ کر گزرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لیتا ہے۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب مرغِ اہل آسمان کو دیکھ کر بانگ دیتے..... اللہ کی ربوبیت کا اعلان کرتے اور فضائے بسیط میں اس کی صوتی لہریں بکھیر کر دوسروں کو بھی ہم نوا و ہم فکر بننے کی دعوت دیتے ہیں۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب جانور بیدار ہو کر رب العالمین کی تسبیح کرتے ہیں۔ ان کو اس بابرکت وقت کا اتنا صحیح ادراک ہوتا ہے کہ شفق پر لالی پھیلے یا نہ پھیلے، سورج نظر آئے یا نہ آئے۔ بہر صورت اپنی تسبیح خوانی کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور پھر خالی پیٹ گھونسلوں سے نکل کر حصولِ معاش کے بعد شام کو لوٹ آتے ہیں۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب شبنم کے ننھے ننھے آب دار قطرے پتوں اور پھولوں

کی مٹلیں سیج پر بیٹھ کر اہل نظر کے لئے کیف و سرور بہم کرتے ہیں۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب بادِ نسیم، بادِ صبا اور بادِ بحر جیسے ناموں سے یاد کی جانے والی خوش گوار ہوا کے جھونکے آتے ہیں۔

☆ یہی وہ سرور آگیاں، کیف آمیز، روح پرور وقت ہے جس کے مرقع اوصاف پر ہر زبان کے شعر و ادب کے موتی جڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب کسان خشک زمین کے سینے میں بیج ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بالیدگی سے نواز کر زمین کو سرسبز خلعت پہناتا اور خطہ ارضی پر بسنے والے ان گنت انسانوں اور جانوروں کے لیے غذا تیار کرتا ہے۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب سرسبز پودے آکسیجن کا حیات بخش جوہر فضا کے حوالے کرتے ہیں، یوں رب العالمین انسانوں اور حیوانوں کے تنفس کو جاری رکھنے کا سامان مہیا کرتا ہے۔

☆ یہی وہ وقت ہے جب بیمار بھی مرض میں افاقہ اور جسم میں آسودگی کی نعمت محسوس کرتے ہیں۔

☆ یہی وہ وقت ہے جس کے مختلف ناموں کی قسم کھا کر رب العزت، اپنی الوہیت، اپنی ربوبیت اور اپنی وحدانیت کی شہادت پیش کر کے انسان کو بھی فریضہ شہادت ادا کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ (الفجر)

فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم۔

﴿وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ﴾ (الضحیٰ)

چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی جب سنان ہو جائے۔

﴿وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ﴾ (التکویر: ۱۸)

”اور صبح کی قسم جب سانس لے۔“

☆ اس بابرکت وقت کے نقیب سورج کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ (النسر)

”سورج کی قسم اور اس کی دھوپ کی قسم۔“

رسول ﷺ نے ”بکوز“ کہہ کر اس وقت میں برکت کے لیے دعا کی۔

بکوز سے مراد؟

اس کے لیے عربی کی طرف رجوع کیا تو پتا چلا کہ ”بکوز“ کسی چیز کے پہلے

حصے کا نام ہے نیز اس کا مطلب کنوار پن بھی ہے۔ (الیاس قاسم مصری)

اہل زمین نے دن کے اس پہلے حصے کو کئی ناموں اور حصوں میں تقسیم کر رکھا

ہے۔

قرآن میں اس کے نام بحر، فجر، صبح اور ضحیٰ بھی آئے ہیں۔

ہمارے اردو محاورے میں کبھی تو سحر، فجر اور صبح کو ہم معنی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی ان میں فرق بھی کیا جاتا ہے، مثلاً رمضان میں جس وقت کھانا کھا کر روزہ رکھا جاتا ہے اسے سحری کہتے ہیں اور اس کے بعد اذان اور نماز کے وقت کے لیے لفظ صبح اور فجر ہیں البتہ صبحی یعنی چاشت کا وقت سورج نکلنے کے بعد سے لے کر اس کے اچھے خاصے بلند ہو جانے کے عرصے پر محیط سمجھا جاتا ہے۔

رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم عطا کیے تھے۔ آپ ﷺ نے دن کے پہلے پہر کے کسی مخصوص حصے کا نام لینے کے بجائے اس کا ایک جامع نام لیا تا کہ ہر زبان اور ہر محاورے کے مطابق..... دن کے پہلے حصے میں موجود ہر لمحہ اور گھڑی اس دعائے برکت کے احاطہ رحمت میں سمٹ کر.... خوش نصیب امتیوں کے لیے سعادت کا پیش خیمہ بن جائے۔

آئیے! یہ دیکھیں کہ رسول ﷺ کے پیش کردہ دین کی زبان اور بیان میں ان اوقات بکور کا تعین کس طرح کیا گیا ہے:-

سحر:

سحر کا اصل مطلب پھیپھڑے کے ہیں۔ مجازاً اس کا استعمال صبح سے کچھ پہلے رات کے آخری حصے کے لیے ہوتا ہے۔ جب رات کی سیاہی دن کی روشنی سے مل جاتی ہے کیونکہ یہ دن کے آنے اور صبح کے سانس لینے کا وقت ہوتا ہے۔ اس لیے

اس وقت کا یہ نام بطور استعارہ پڑا۔ (لغات القرآن)

قرآن حکیم میں سحر کا لفظ نماز اور اذان سے قبل کے وقت ہی کے لیے آیا

ہے۔

اہل ایمان کی تعریف میں فرمان الہی ہے:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ

يَسْتَغْفِرُونَ﴾. (الذاریات: ۱۷-۱۸)

”وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہ رات کے پچھلے پہروں میں استغفار

کرتے تھے۔“

نیز فرمایا:

﴿الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْـ

سَحَارِ﴾ (آل عمران: ۱۷)

”صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، عبادت میں لگے رہنے والے (اللہ کی

راہ میں) خرچ کرنے والے، اور سحر کے وقت معافی مانگنے والے۔“

وقتِ سحر کا تعین اس حدیثِ نبوی ﷺ سے بھی ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ

نے فرمایا:

”سحری لکھایا کرو، اس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔“ (بخاری: ۱۲۰۳-مسلم)

معلوم ہوا کہ سحر یا سحری اصلاً رات کا حصہ ہے لیکن فجر کے ساتھ ملحق ہونے کی وجہ سے یہ بھی ”بکوز“ کی برکات سے معمور ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں نماز تہجد ادا کی جاتی ہے۔ اقبال نے سحر کے عنوان کے تحت کہا تھا:

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود

ہوتی ہے بندہ مومن کی اذان سے پیدا

(ضربِ کلیم)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث میں اذانِ سحر کا ذکر

۴۔

لَا يَمْنَعُنَّ أَحَدًا مِنْكُمُ أَذَانَ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ، أَوْ قَالَ: يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبُ يَدَهُ وَرَفَعَهُمَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَجَ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ -

(صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب بیان ان الدخول فی الصوم تکمل بطلوع الفجر.....: ۱۰۹۳۔ بخاری:

۶۲۱۔ ابوداؤد: ۲۳۳۷)

”تم میں سے سحری کھانے سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان نہ روکے اس لیے کہ وہ رات سے اذان دے دیتے ہیں، تاکہ تم میں سے نماز پڑھنے والا (سحری کھانے کے لیے) چلا جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو سیدھا کیا اور انہیں بلند کیا،

پھر فرمایا) جب تک ایسی نہ ہو۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو کھول دیا) اس اشارے سے مراد یہ ہے کہ جب تک صبح کی سفیدی شفق پر پھیل نہ جائے۔

فجر:

اس کا مطلب پوہ پھٹنا ہے، صبح کی سفید سفید، دھیرے دھیرے پھیلنے والی روشنی کا نام ہے اور یہ سحر کے بعد کا وقت ہے چنانچہ روزہ داروں کے لیے ارشاد ربانی ہے:-

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرہ: ۱۸۷)

”اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے۔“

لیلتہ القدر (قدر والی رات) کب تک رہتی ہے؟ قرآن حکیم نے اس کی جو وضاحت کی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سحر رات کا آخری حصہ ہے اور فجر دن کا ابتدائی وقت..... ارشادِ ربانی ہے:-

﴿سَلَامٌ عَلَىٰ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (البقرہ: ۶)

”وہ (رات) سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔“

فجر کا آغاز اور اس کا اختتام کیا ہے؟ اس کی وضاحت اس حدیث میں ملتی ہے جس میں رسول ﷺ نے نماز کے اوقات کے بارے بتایا اور کہا:

وَصَلَّى بِي الْفَجْرَ حِينَ حُرْمِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ عَلَى الصَّائِمِ -

”مجھے جبریل علیہ السلام نے فجر اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کھانا پینا ترک کر دیتا ہے۔“

اور پھر اسی حدیث میں دوسرے روز کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

”وَصَلَّى بِي الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ“ دوسرے دن نماز فجر اس وقت پڑھائی جب روشنی پھیل گئی۔“ (ایک طویل حدیث کا حصہ..... سنن ابی داؤد، لئالہائی الجزء الاول، رقم الحدیث ۳۷۷۰، باب مواقیات الصلوۃ)

صبح اور صبح:

اس کا مطلب بھی پوہ پھٹنا ہے، اللہ نے صبح کے حوالے سے اپنا تعارف یوں کروایا:

﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ﴾ (الانعام: ۹۶)

”وہ صبح کا پھاڑنے والا ہے۔“

ضحیٰ:

اسے اردو اور فارسی میں چاشت کہتے ہیں۔ اہل عرب نے سورج نکلنے کے

بعد کے وقت کے بالترتیب مندرجہ ذیل نام تجویز کر رکھے ہیں۔ اشراق، بکور، غدوہ
ضحیٰ، ہاجرہ۔ (مترادفات القرآن)

اس ترتیب کے مطابق ضحیٰ دن کے پہلے حصے کا آخری وقت ہے۔ جب کہ
عموماً ان چاروں اوقات کو کسی ایک وقت کا نام لے کر ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ
اردو میں اس سارے وقت کا نام چاشت (پنجابی میں چھاہ ویلا) ہے۔

اور اس تمام وقت میں کسی وقت بھی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس روایت
سے ثابت ہے کہ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز ادا کرتے دیکھا تو کہا:
”کیا لوگوں کو علم نہیں کہ اس وقت کے علاوہ دوسرا وقت اس نماز کے لیے
افضل ہے اور یہ وہ وقت ہے جس کے بارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
صَلَوَةُ الْاَوَّابَيْنِ حَيْنَ تَرْمِضُ الْفِ صَالُ -

”نماز اوابین کا وقت تب ہی ہوتا ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے

لگیں۔“ (مختصر صحیح مسلم لا لبانی، ج ۳۸۸۔ نماز کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

بکور.....دن کے پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے کون کون سی رحمتوں، برکتوں
اور مہربانیوں کے گوہر نایاب رکھ دیے ہیں۔ قرآن و حدیث کی الہامی عبارت ان
کی وضاحت کیسے کرتی ہیں؟

اب ذرا سحر کی برکات کا تذکرہ ہو جائے اور ابتدا اس وقت کے نقطہ آغاز کے پیشرو سحر سے۔

سحر کی برکات:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

يُنْزَلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔ (مختصر صحیح بخاری للو بیڈی، رقم الحدیث ۶۰۶، دعا کے مسائل محمد اقبال کیلانی)

”ہمارا رب ہر رات جب آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے:

کون! مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون! مجھ سے کچھ مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں، کون! مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔“

نیز فرمایا:

”رات کی ایک گھڑی ایسی ہے جس میں بندہ مومن اللہ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب صلوة المسافرين، باب فی اللیل، ص ۵۷۷۔ ریاض الصالحین، ج ۸، ص ۱۱)

اور ارشاد فرمایا:

”رات کے آخری حصے میں رب اپنے بندے کے بہت قریب ہوتا ہے لہذا اگر اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہونے کی ہمت کر سکو تو کرو۔“

(صحیح سنن ترمذی، الاملاہ، ج ۲، ص ۲۸۳)

سورہ آل عمران میں انسان کی فطرت میں رکھی گئی بیویوں بیٹوں، سونے، چاندی، گھوڑوں، مویشی، اور کھیتی کی محبت کا ذکر کرنے اور اسے دنیا کا سامان کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ وضاحت فرماتا ہے کہ اس سے بہتر چیز تو پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس باغات، پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوش نودی ہے اور ان لوگوں کے اوصاف کا یوں ذکر کیا:

﴿الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَنِتَّةِينَ وَالْمُتَّقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾
(آل عمران: ۶۶-۶۷)

”جو اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے سو ہمارے گناہ ہمیں معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، عبادت میں لگے رہنے والے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت معافی مانگنے والے۔“

معلوم ہوا کہ مذکورہ تمام صفات کے حامل لوگ سحر کے وقت اللہ سے استغفار

طلب کرنے والے ضرور ہوتے ہیں۔

اللہ نے ان لوگوں کا ذکر اس طرح بھی کیا:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ

يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (النار: ۱۷-۱۸)

”وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہ رات کے پچھلے پہروں میں استغفار

کرتے تھے۔“

تہجد:

رات کے اس آخری وقت اور صبح کے پیشرو کی سب اہم اور افضل عبادت تہجد

ہے جسے قیام اللیل بھی کہتے ہیں جس کے بارے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ -

”فرض نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل ہے۔“

(مختصر صحیح مسلم، الابانی، نماز کے مسائل)

حقوق العباد کے ذکر کے ساتھ ساتھ نماز تہجد کا اجر آپ ﷺ نے یوں بیان

فرمایا:

”اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رات کو نماز پڑھو جب کہ سب لوگ سو

رہے ہوں اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔“

(صحیح سنن ترمذی، ابواب الاطعمہ باب ماجاء فی فضل اطعمو الطعام، ۲۳۸۵۔ ریاض الصالحین ۷۴۹)

نماز تہجد کی رکعات کی مسنون تعداد گیارہ ہے، آٹھ رکعت نفل اور تین رکعت

وتر۔ (دیکھئے بخاری اور مسلم عن عبداللہ بن عباسؓ)

لیکن جس شخص نے وتر نماز عشاء کے ساتھ پڑھ لیے ہیں وہ تہجد کے بعد ادا نہیں کرے گا، اگر وقت کم ہو تو آٹھ رکعات سے کم بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول ﷺ کا یہ ارشاد روایت کیا ہے:

مُثْنَى مُثْنَى فَإِذَا خَشِيتِ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرُكْعَةٍ -

کہ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھو، جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھو یعنی وتر۔

(کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب صلوٰۃ اللیل وعدہ رکعات النبی فی اللیل وان الوتر رکعتہ، ح ۱۶۱۷)

قیام اللیل اپنی استطاعت پر منحصر ہے۔ تیرہ یا آٹھ رکعات سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور صرف دو رکعت بھی، نیز اللہ تعالیٰ کا ذکر، دعا، استغفار، اور تلاوت بھی کی جاسکتی ہے۔

فجر یا صبح کی برکات:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

”جب کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں باندھتا ہے، ہر گرہ پر

یہ دم کرتا ہے کہ ”بڑی لمبی رات ہے سو یارہ“ اب اگر وہ بیدار ہو جاتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ صبح کے وقت وہ آدمی خوش باش اور تازہ دم ہو جاتا ہے وگرنہ بد مزاج اور سست رہتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الرأس اذالم یصل باللیل، ج ۱۱۲۲۔ صحیح مسلم،

کتاب صلوۃ المسافرین، باب ماروی فیمن نام اللیل اجمع حتی اجمع، ج ۷۶۷۔ ریاض الصالحین، ج ۲۷۳)

شیطان انسان کا کھلم کھلا اور ہمہ وقتی دشمن ہے وہ چاہتا ہے کہ انسان کسی قسم کی بھلائی حاصل نہ کرے، وہ صبح کی نماز اور اس کی برکات سے بھی آگاہ ہے۔ وہ انسان کو نماز سے روکنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس کے گرہ دیئے اور ”ابھی سوتارہ“ کے افسون کو ہم سب ہر روز صبح کے وقت محسوس کرتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ خود کو بستر سے اٹھانے اور وضو کرنے تک ہمیں کس قدر مسلسل اس آن دیکھے دشمن کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے..... اگر انسان نماز شروع کر دیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ ان الفاظ سے پتا چلتا ہے کہ پھر شیطان انسان کو نماز سے روکنے سے مایوس ہو جاتا ہے اور نماز کی ادائیگی کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی اپنی صبح کا آغاز چاق و چوبند اور ہشاش بشاش حالت میں کرتا ہے لیکن جو شخص نماز سے محروم رہے

وہ دن بھر ست اور بد مزاج رہتا ہے اور اس کے تمام کام برکت سے خالی رہتے ہیں۔

فجر یا صبح کی نماز:

صبح کی نماز اس رب کریم کے حضور اعترافِ عجز اور اقرارِ شکر کا وہ مودب، موقر اور مکتوب ذریعہ ہے جسے ادا کر کے انسان اپنے آپ کو اللہ کی ضمانت میں دے دیتا ہے۔ رسول ﷺ ارشاد ہے:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنْظِرْ يَا ابْنَ آدَمَ لَا يَطْلُبُكَ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ۔

”جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ اے بنی آدم! غور کر اللہ تعالیٰ اپنی ضمانت کے بدلے میں تجھ سے کوئی چیز طلب نہیں فرماتے۔“
(مسلم کتاب المساجد ج ۶۵۷ ریاض الصالحین، ج ۱۰۴۹)

جنت میں داخلہ:

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَنْ صَلَّى بُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

”جس نے صبح کی دو ٹھنڈی رکعتیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

(صحیح بخاری، کتاب مواقیات الصلوٰۃ، باب فضل صلوٰۃ الفجر، ج ۵۷۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب

فضل صلاقی الصبح العصر۔ ج ۶۳۵، ریاض الصالحین، ج ۱۰۷۷)

اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ الفجر کی تاکید میں فرمایا:

﴿اقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ

الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۸)

”نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے

قرآن (پڑھنے) کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے۔“

مفسرین لکھتے ہیں مندرجہ بالا آیت میں صبح کی نماز میں خصوصاً قرآن حکیم کی

تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔ رہا اس کا مشہود ہونا تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت

سب سے زیادہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات اور دن کے فرشتے اکٹھے

ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے بخاری کتاب التفسیر۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنے

کے بعد کہا ”اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ لو“۔ (یعنی مذکورہ بالا آیت)

آگ سے نجات:

ابوزہیر عمارہ بن رؤفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

لَنْ يَلْجِ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي

الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ -

”جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے قبل نماز پڑھی یعنی فجر اور

عصر کی وہ ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا۔“

(مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الصبح والاعتصم والحفاظۃ علیہا، ج ۶۳۳۔ ریاض الصالحین، ج ۱۰۴۸)

رب کریم کا دیدار:

جریر بن عبد اللہ الجلیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند کی چودھویں رات میں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا ”تم اپنے رب کو بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جس طرح تم چاند کو دیکھتے ہو۔ اگر تم ایسا کر سکو تو ضرور ایسا کرو کہ طلوع آفتاب سے قبل اور غروب آفتاب سے قبل کی نماز میں عاجز و مغلوب ہو کر نہ رہ جاؤ یعنی فجر اور عصر کی نماز کا بہر حال التزام کرو۔“

(صحیح بخاری، کتاب المواقیت، باب فضل صلوٰۃ الفجر، ج ۵۷۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوٰۃ الصبح والاعتصم والحفاظۃ علیہا، ج ۶۳۳۔ ریاض الصالحین، ج ۱۰۵۱)

یہ تو فجر کی نماز پڑھنے کا اجر و ثواب ہے اور اب آئیے دیکھیں کہ فجر کی دو سنت ادا کرنے سے کون سا لازوال خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

دنیا و مافیہا سے بہتر:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا

جَمِيعًا۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرين، باب استحباب رکعتیہ الفجر وحديث علیہا، ج ۱۵۸۹)

”(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صبح کی دو سنتوں کے بارے فرمایا:

”مجھے فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں“..... دوسری روایت میں ہے کہ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا..... یہ پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔

(مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب استحباب رکعتیۃ الفجر، ج ۱، ۱۵۸۹)

تمام نفل نمازوں سے موکد:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ، عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلُ الصُّبْحِ۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب استحباب رکعتیۃ الفجر وحديث علیہما، ج ۱، ۱۵۸۶)

کہ رسول ﷺ تمام نفل نمازوں میں سے سب سے بڑھ کر فجر کی دو رکعت کی پابندی فرماتے تھے۔

نماز فجر کے بعد کا ذکر:

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”جس شخص نے نماز فجر کے بعد بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ

پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، لا شریک ہے، اس کے لیے بادشاہت ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، اس کی دس برائیاں مٹاتا ہے اور اس کے دس درجے بڑھاتا ہے.... نیز وہ شخص اس روز ہر قسم کے مکروہات اور شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا سوائے اللہ کے ساتھ شرک کے۔

نماز ضحیٰ ایک حج اور عمرہ کا ثواب:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَامَّةٌ، تَامَّةٌ، تَامَّةٌ۔

(صحیح سنن ترمذی لا لبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث: ۳۸۰، نماز کے مسائل، محمد اقبال کیلانی)

”جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر وہ طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا اور اس نے دو رکعت نماز ادا کی تو اس کا اجر حج اور عمرہ کے برابر ہوا۔“ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا، تامہ، تامہ، تامہ، یعنی حج و عمرہ کا مکمل اجر۔

ضحیٰ (چاشت) اشراق، اوابین؟:

احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد سے لے کر..... اس میں اتنی حدت پیدا ہونے تک کہ اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں..... اس نماز کا وقت رہتا ہے۔ اہل علم نے جلدی یا تاخیر کے لحاظ سے اس نماز کے ناموں میں فرق بھی ظاہر کیا ہے۔ محترم ابو حمزہ اقبال کیلانی لکھتے ہیں:

اگر سورج طلوع ہونے کے پندرہ بیس منٹ بعد یہ نوافل ادا کیے جائیں تو نماز اشراق کہلاتے ہیں۔ اگر طلوع آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ بعد یہ نفل ادا کیے جائیں تو اسے نماز ضحیٰ (چاشت) کہتے ہیں اور اگر طلوع آفتاب کے دواڑھائی گھنٹے بعد ادا کیے جائیں تو نماز اوابین کہلاتے ہیں۔ (نماز کے مسائل)

گویا دن کے پہلے پہر سے آخر پہر تک جب بھی وقت میسر آئے یہ نوافل ادا کر لیں۔

اللہ کی کفایت:

ابودرداء رضی اللہ عنہما اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّهُ قَالَ: ابْنُ آدَمَ إِرْكَعْ لِي أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِلُكَ آخِرَهُ“
”اللہ فرماتا ہے! اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں میرے لیے چار

رکعت نماز ادا کر، میں تیرے سارے کاموں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔“

نماز چاشت کے لیے کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ البتہ چار رکعت پڑھنا افضل ہے۔

(معجم سنن ترمذی المصابی بحوالہ نماز کے مسائل، محمد اقبال کیلانی)

لمحہ فکریہ:

کسی چیز کا گراں، نایاب اور بہت سے فوائد کا حامل ہونا اپنی جگہ لیکن جب تک ہم اس کی اہمیت، وقعت، قدر و منزلت اور فوائد سے آگاہی نیز اس کے حصول کا طریق کار معلوم نہیں کریں گے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے بے قرار تمنا، اپنی بھرپور توجہ، لگن، محنت اور کوشش بروئے کار نہیں لائیں گے، ہم اس کے فوائد سے فیضیاب نہیں ہو سکیں گے۔

ہم نے دن کے ”بکوز“ (پہلے حصے) کے بارے میں جان لیا۔ اس کے ثمرات و برکات سے آگاہی حاصل کر لی۔ اب ہمیں ان برکات کو سمیٹ کر اپنے لئے جمع کرنا ہے، تاکہ رسول ﷺ کی دعائے برکت ہمارے ہر روز اور ہر شب کا مقدر بن جائے۔

مانا کہ رات کے پچھلے پہر سحر اور فجر کو اٹھنا بہت مشکل ہے۔ نیند ہے کہ پیچھا ہی نہیں چھوڑتی۔ جسم ابھی مزید آرام کرنے پر بضد ہے۔ آنکھیں کھلنے سے انکار کر

رہی ہیں۔ انگڑائی لی..... ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھا تو شیطان نے افسوس پھونکا کہ ابھی رات باقی ہے! ”سویارہ“ پھر آنکھیں بند کر کے کروٹ لی اور خواب غفلت میں ڈوب گئے۔

سورج بلند ہو چکا، اس کی کرنوں نے چھیڑا تو اٹھے، پتا چلا کہ سحر کا قافلہ برکت تو بہت آگے نکل چکا۔ اب کفِ افسوس مل رہے ہیں کہ کھوئے وقت کا واپس آنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت کی اس خاصیت کا یوں ذکر کیا:-

﴿وَالْعَصْرِ. إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصُوا بِالحَقِّ وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ﴾

”زمانے کی قسم۔ بلاشبہ انسان گھائے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔

رب کریم کے بہت قریب ہونے اور اپنی دعا کو یقینی بنانے، خصوصی انعامات و برکات اور رضائے الہی کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بہتر تو یہی تھا کہ رات کے پچھلے پہر اٹھ جاتے، اپنے شریکِ زندگی (شوہر، بیوی) کو بھی اس حصولِ غیر اور ربِ نجیبِ دعا کی قربت کے لئے اس کے حضور لا کھڑا کرتے اور رسولِ کریم ﷺ کی ایک اور دعا کی بشارت وصول کر لیتے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے، اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے..... اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کے وقت اٹھے اور نوافل ادا کرے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے، اگر شوہر اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔

(ابو داؤد، ۱۳۰۸، ۱۳۵، نسائی، ۲۰۵/۳۔ ابن ماجہ، ۱۳۳۶۔ احمد، ۲۳۶، ۲۵۰/۲۔ مروزی، ۶۷۔ ترمذی، ۶۷۰)

مصنف القول المقبول فی صلوة الرسول عبدروف بن عبدالحنان (شارحہ)

دو باہم محبت کرنے والے زوجین کے لیے کتنی اچھی اللہ کے رحم کی دعا ہے کتنا اچھا عمل ہے جس میں یکساں ایک دوسرے کو اللہ کی قربت حاصل کرنے اور برکاتِ سحر سمینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر واقعاً میاں بیوی اس روش پر چل پڑیں۔ آہ سحر گاہی کی تڑپ سے آگاہ ہو جائیں تو باہمی تعلقات میں کوئی دراڑ یا باقی نہ رہے، ہر پہلو اخلاص اور ہمدردی کے جذبات ہی موجزن نظر آئیں۔

رسول ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو سورج چڑھے تک سوتا رہا

تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ذَٰكَ رَجُلٌ بَالِ الشَّيْطَانِ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ -

”اس کے دونوں کانوں یا کان (راوی کو صحیح یاد نہیں کان کہا یا کانوں)“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شیطان نے پیشاب کیا ہے۔“

(بخاری کتاب التہجد، باب اذانا مولم یصل بالشیطان فی اذنه، ح ۱۱۴۳۳۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، ح ۷۷۷)

پیشاب تو خود گندگی اور نجاست ہے اور ہو بھی تمام نجاستوں کے باپ

شیطان کا پیشاب تو پھر.....؟

دیکھا بہ ظاہر ذرا سی لا پرواہی سے دشمن نے کتنی کمینی حرکت اور کیسی ظالمانہ

دشمنی کی، اس کھلم کھلا، عیار، مکار، اور حاسد دشمن کے افسوس کو توڑنے کے لیے

چاہیے کہ رات کے مہیب سنائے کو توڑنے والے الفاظ اللہ اکبر کے سنتے ہی بیدار

ہو جائیں..... ”الصَّئُفَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کی تلقین پر کان دھریں۔ اس حی و قیوم

ذات کا نام لیں جس کی تعلیم ہمیں سنت نبویؐ سے اس طرح ملتی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

(بخاری کتاب الدعوات، باب ما یقولہ اذانا، ح ۶۳۱۲)

”اس اللہ کی تعریف جس نے ہمیں زندہ کیا بعد مرنے کے اور اسی کی طرف

اٹھنا ہے۔“

اب مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے الفاظ دہراتے جائیں۔

”حی علی الصلوۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کے بعد ”لَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہہ کر شیطان کو زوردار مکار سید کریں اور رسول ﷺ کی اس

خوش خبری کو اپنے نام محفوظ کرالیں:

”جس نے پورے یقین سے اذان کا جواب دیا وہ جنت میں داخل

ہوگا۔“ (ابوداؤد: ۵۳۔ بخاری: ۱۵۲/۱۔ مسلم: ۲۸۸/۱)

اور اب رسول ﷺ کی تعلیم کردہ یہ دعا پڑھیں تاکہ گناہوں کی بخشش کا پروانہ بھی مل جائے۔ (دیکھ، مسلم)

وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا۔

”اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔“

(مسلم، ابوداؤد: ۵۲۵، ترمذی)

اس کے بعد اپنے محسن اعظم رسول ﷺ کے لیے مقام محمود ”وسیلہ“ طلب کریں۔ جس کا صلہ یہ ہے کہ روز قیامت آپ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

(متعلقہ دعا کے لیے دیکھ، بخاری، کتاب الاذان۔ ابن ماجہ: ۷۲)

سنت کی پیروی میں ”اَتَوْضَأُ بِسْمِ اللَّهِ“ کہہ کر وضو کریں۔ لیجے! شیطان کی لگائی ہوئی دوسری گرہ کو توڑنے میں بھی آپ کا میاب ہو گئے اور روز حشر اعضاء وضو کو چمک دمک کا لازوال ربانی عطیہ حسن بھی مل گیا۔

اب رب السماوات والارض کے حضور..... سر اپا عجز و نیاز بن کر..... اللہ

اکبر کہہ کر..... دو رکعت سنت ادا کریں۔ صبح کی دو سنتیں پیارے نبی ﷺ کو بہت محبوب تھیں، جائے نماز پر کھڑے ہوتے ہی تیسری آ سیبی گرہ بھی کھل گئی۔ رب کائنات کے حضور بندے کو کھڑے دیکھ کر شیطان کا افسون بے اثر ہو گیا۔
دو سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر تھوڑی دیر لیٹ جائیں تو یہ اس حکم نبوی ﷺ کی تعمیل ہوگی۔

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ۔

(بند صحیح، ریاض الصالحین جلد دوم)

”تم میں سے جب کوئی فجر کی دو رکعت سنت ادا کرے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جائے“۔ (ترمذی، ابوداؤد)

اور اب اس برکت والے وقت میں..... رسول ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے دعائے نور کی رفاقت میں مسجد کی طرف قدم بڑھائیں! ایک ایک قدم پر نیکیاں لکھنے والے فرشتے ساتھ ساتھ چلیں گے اور نور کی تمام ٹھنڈک اور روشنی کا احساس رگ و پے میں سرایت کر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی ایک دعا کا ذکر کیا ہے:-

﴿رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

(التحریم: ۸)

”اے ہمارے پروردگار ہمارے لیے ہمارا نور مکمل فرما دے اور ہمیں معاف

کر بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

ذرا پوری توجہ کے ساتھ اسے بھی تصور میں لائیں۔ دین اسلام اور ایمان کا یہ نور دنیا کی ہر الجھن، پریشانی، غم، شرک، کفر، نیز اخلاقِ رذیلہ، قبر کی وحشت، تنہائی، قیامت کی ہولناکی، اور گھبراہٹ غرض ہر مشکل مقام پر ہر طرح کے اندھیرے دور کر کے روح و جسم میں عافیت اور طمانیت کا نور بھر دے گا۔ انشاء اللہ۔

صبح کی باجماعت نماز کی فضیلت سے محرومی ایک مردِ مومن کو کسی صورت گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اکیلے، دیر کر کے، سستی کے ساتھ نماز ادا کرنا تو منافقوں کا وسیلہ ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”رسول ﷺ نے فرمایا:

”منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اگر انہیں پتا چل جائے کہ اس کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور آتے خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ اقامت کہے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ امامت کرائے اور خود آگ کا شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو اس (اذان اور اقامت) کے بعد نماز کے لئے نہیں نکلتے۔“

(احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، صحیح سنن ترمذی، اللالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۸۴۲)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع کیا ہے، پہلا جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرا عین دوپہر کے وقت حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرا جب سورج غروب ہو رہا ہو حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ (نماز کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

نماز کے بعد پھر وہی ذکر رب رحیم..... تلاوت یا دعاؤں کا سلسلہ! ہاں اب کوئی نفل یا قضا نماز نہیں پڑھ سکتے۔

سورج نکل آیا، اگر اللہ نے توفیق دی ہے تو نمازِ صبحی (چاشت) ادا کر کے ایک حج اور عمرے کا ثواب حاصل کریں..... ورنہ خوب دن چڑھے او ایٹن چار رکعت یا بارہ رکعت کے اندر اندر چھٹی رکعتیں ہو سکے ادا کر لیں۔

مذکورہ بالا تمام امور کا مرکبِ ماضی، اور محورِ صبح کی بروقت نماز ہے، باقی تمام امور ہماری اپنی طلب، شوق اور استطاعت پر منحصر ہیں۔ رب کریم نے ہم پر انہیں فرض قرار نہیں دیا۔

اور ہاں! سچے کے ساتھ ساتھ مرض کی بانگ کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ مرضِ آمدِ سحر سے آگاہ کرنے والا..... اللہ تعالیٰ کا الہام کردہ طائرِ خوشنوا ہے جو بیداریِ سحر کی برکات سے ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ بار بار بانگیں دے کر مخلوقات کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔

رسول ﷺ نے اس بارے فرمایا:

”لَا تَسُبُّوا الدِّينَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ“۔

”مرض کو برانہ کہو، اس لیے کہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔“

(ابوداؤد بسند صحیح کتاب الادب بحوالہ ریاض الصالحین جلد ۲ ص ۱۸۳۹ ابن حبان نے اسے صحیح کہا۔)

یہ بھی فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا۔

”مرض کی آواز سنو تو اللہ کا فضل طلب کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔“

(بخاری و مسلم، اللؤلؤ والمرجان للإلبانی، الجزء الثاني، ج ۳ ص ۱۷۴)

لہذا جیسے جیسے اس کی بانگ سنائی دے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ

فَضْلِكَ کہہ کر اللہ سے فضل کی طلب بھی جاری رکھیں۔

جن اعضائے بدن کو اللہ کے حضور جھکا کر دن کا آغاز کیا ہے۔ اللہ کی عبادت

اور اطاعت کی ہر رکعت میں اَیُّاکَ نَعْبُدُ کہہ کر تجدید کی ہے، اب اس کا تقاضا

ہے، دن بھر ان اعضاء سے صرف وہی کام لیے جائیں جو ان کے خالق و مالک کو

پسند ہیں ورنہ یہ اپنے اقرار سے بدترین انحراف بھی ہوگا اور آغازِ سحر سے لے کر کی

گئی قولی و بدنی عبادات کے ضائع ہونے کا سبب بھی ٹھہرے گا۔ اعضاء بدن اصلاً

تو اللہ ہی کے فرمان بردار ہیں اور وہ پسند بھی یہی کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے

اعضائے بدن کے بارے فرمایا:

”جب آدم کا بیٹا صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ہمارے متعلق اللہ سے ڈرجا، اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اگر تو ٹیڑھا پن اختیار کرے گی تو ہم ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

(سنن ترمذی، ابواب الزہد، باب ما جاء فی حفظ اللسان ج: ۲۳۰، حدیث حسن۔ ریاض الصالحین، ج: ۱۵۲۱)

بظاہر بے زبان اعضاء کی روزانہ صبح صبح زبان کے سامنے کی جانے والی گزارش سے رسول ﷺ نے ہمیں اس لیے آگاہ کیا کہ ہم زبان کی حفاظت کریں اور اس کے ذریعے سرزد ہونے والے تمام منکرات و منہیات سے خود کو بچائیں۔ مثلاً غیبت، چغلی، جھگڑا، گالی، جھوٹ، فریب، تہمت، تمسخر، طنز، خوشامد، بے حیائی کی باتوں، نوحہ و بین اور گانے بجانے وغیرہ امور سے اس کی مکمل حفاظت کریں۔

صبح کے کام کی برکت:

رسول اللہ ﷺ کی دعا کے مطابق صبح کے وقت میں برکت رکھ دی گئی ہے۔ اس لیے جو کام صبح کے وقت کیا جائے وہ جلدی ہو جاتا ہے، تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا نیز اس کام میں دن کو کام کرنے کی نسبت سہولت معلوم ہوتی ہے۔

صخر الغامدی رحمہ اللہ کہتے ہیں جنہوں نے یہ حدیث بیان کی:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بَكْوَرِهَا۔

(اے اللہ! میرے امت کے لیے صبح سویرے وقت میں برکت رکھ دے)

رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو دن کے ابتدائی وقت میں روانہ فرماتے۔ (ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی الایکار فی السفر: ۲۶۰۶)

صبح روزگار میں برکت کا وقت:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو آپ کے فرمان کی صداقت پر قطعی یقین تھا۔ صحر الغامدی رضی اللہ عنہ (اس حدیث کے راوی) تاجر تھے۔ وہ اپنا مال تجارت صبح سویرے بھیجا کرتے تھے۔ (ان کے روزگار میں اس قدر برکت تھی) کہ وہ بہت مال دار ہو گئے۔ (ابوداؤد: ۲۶۰۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ،
تَعْلُوا خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا۔

”اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی دے گا جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے، وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔“ (ترمذی، ابواب الزہد: ۲۳۳۳۔ ابن حبان فی الموارد: ۲۵۳۸۔ مستدرک حاکم: ۳/۳۱۸)

رات کو جلد سونا:

فجر کی برکات ایک مومن کے لیے اتنی مرغوب و محبوب ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے:

”رسول ﷺ عشاء سے قبل سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔“ (بخاری کتاب مواقیات الصلوٰۃ، باب ما یکبرہ من النوم)

کیونکہ عشاء سے قبل سو جانے سے عشاء کی نماز جاتی رہتی ہے جس کے بارے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهُمُوا وَلَا تَحْبُوا۔

”کہ اگر لوگوں کو اس کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو مسجد میں آئیں۔“ (متفق علیہ، ابوداؤد، المرجان، رقم الحدیث ۳۸۳)

تجربہ بتاتا ہے کہ رات کو تا دیر جاگے رہنے سے نیند پوری نہیں ہوتی، صبح آنکھ نہیں کھلتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نماز بھی ضائع ہو جاتی ہے اور صبح کی دیگر تمام برکات سے بھی محروم رہتے ہیں۔

رسول ﷺ کے اس ناپسندیدہ امر سے بچنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کے بعد سو جایا کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کی سرزنش کرتے جو عشاء کے بعد جاگتے یا باتیں کرتے رہتے اور فرماتے کیا خوب! رات کے آغاز میں باتیں کرنا اور آخر شب میں سونا؟“ (ابن ابی شیبہ بروایت حرث بن الحمر، از فقہ عمر)

اللہ تعالیٰ نے دن ہر ذی نفس کے لیے جاگنے اور حصول معاش کے لئے بنایا

ہے تبھی تو اسے روشن بنایا تاکہ لوگ آسانی سے اپنے کام انجام دے سکیں اور رات کو آرام کرنے کے لیے بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اندھیرا چھا جاتا ہے اور ہر چیز پر اسرار سکوت کی تہہ میں جا اترتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کے وقت آمد و رفت ختم جائے تو پھر گھروں سے کم نکلا کرو کیونکہ اللہ کی کچھ ایسی مخلوق بھی ہے جنہیں وہ اس وقت زمین پر پھیلا دیتا ہے۔ (ابوداؤد: ۵۱۰۴)

محدثین نے لکھا ہے کہ مخلوق سے مراد کتے، گدھے وغیرہ ہیں لیکن اس سے کئی قسم کی مخلوقات مراد ہو سکتی ہیں جو انسان کو بہر حال اذیت دینے والی ہیں۔ غور کیجیے!

☆ رات کو ہر قسم کے موذی کیڑے بلوں سے باہر نکلتے ہیں۔

☆ شیاطین اور جنات بھی زمین پر پھیل جاتے ہیں۔

☆ کتے، بلیاں، چمگادڑیں وغیرہ رات کو نکلتی ہیں اور اپنی ڈراؤنی آوازوں سے فضا کو بھی مہیب بنا دیتی ہیں۔

ہمارے رات جگے:

افسوس! دور حاضر کے انسان نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ آرام اور کام کے اوقات کو کافی حد تک تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔

☆ شادی اور سالگرہ کے لئے عصر کے بعد کا وقت رکھا جاتا ہے۔ نیز ان میں

کھیل تماشا، ناچ رنگ، ہلڑ بازی، بے حیائی و بے پردگی، اور فضول رسومات بھی کی جاتی ہیں گویا ایک نہیں بیسیوں گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

☆ قومی و عوامی تقریبات اور میلے ٹھیلے بھی رات ہی کو اپنا رنگ دکھاتے ہیں۔

☆ ادبی تقریبات، شاعری وغیرہ بھی رات ہی کو منعقد ہوتے ہیں۔ ”شام غزل

“ اور ”ایک شام فلاں کے نام“ وغیرہ ادبی لوگوں کی مشہور اصطلاحات ہیں۔

☆ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی اہم پروگرام رات ہی کو نشر ہوتے ہیں۔

☆ سربراہان مملکت کا خطاب بھی اکثر رات عشاء کے وقت ہی نشر کیا جاتا ہے۔

☆ کاروباری حضرات رات گئے تک اپنی آمدنی بڑھانے اور نوٹ گنتے میں

مصروف رہتے ہیں۔

☆ خریداری کرنے والے مرد و خواتین بھی عصر کے بعد ہی بازار کا رخ کرتے

ہیں۔

☆ شام کا کھانا بھی اکثر گھرانے ابجے کے بعد کھاتے ہیں۔

غرض دنیا بھر کے لوگ رات کو تا دیر جاگنے اور صبح کو سونے کی عادت میں

گرفتار ہو چکے ہیں۔ صبح سڑکوں پر صرف بیماری سے ہارے ہوئے نیم برہنہ لوگ

چہل قدمی کرتے نظر آتے ہیں یا پھر وہ لوگ جن کا دفاتر اور اسکولوں میں حاضر ہونا

ایک مجبوری ہے، یہ لوگ بھی نیند بھری آنکھوں، تھکے ہوئے جسموں، بوجھل قدموں

اورست ذہنوں کے ساتھ اپنے کام پر روانہ ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں باہمی چیقلش، شکایات، بد نظمی اور اپنے کام سے بے توجہی جیسی بیماریاں معاشرے پر مسلط ہو چکی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو؟ صحیح فرمایا اللہ کے نبی ﷺ نے ”اگر انسان صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے تو شیطان کی تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس کا دن چاق و چوبند حالت میں گزرتا ہے ورنہ وہ ست، چڑچڑا اور بد مزاج رہتا ہے۔“

رات کو جاگنے کے نقصانات:

رات کو معمولات انجام دینے سے عبادت کا نقصان تو ہوتا ہی ہے، معیشت بھی بری طرح تباہ ہوتی ہے۔ غور کیجیے!

☆ رات کو دکان دار اپنی دکانوں کو سجانے، چمکانے اور اپنا سامان خوب صورت دکھانے کے لیے طرح طرح کی روشنیوں کا سہارا لیتے ہیں۔ جن میں بجلی ہی صرف ہوتی ہے۔

☆ تقریبات میں بھی اندھا دھند برقی قلموں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لوگ ویڈیو بنانے اور بجلی کی چکا چوند میں..... اپنے لباس اور زیورات کو خوب صورت دکھانے کے جنون میں رات کو تقریبات منعقد کرتے ہیں۔

☆ سیرگاہوں، نہروں، اہم عمارات، کاروباری مراکز پر برقی آرائشی دروازے، محرابیں، پھول درخت اور کئی قسم کے ڈھالے ہوئے مجسمے رات کو جگمگ کرتے نظر

آتے ہیں، وہ بجلی کا تقریباً ۴/۱ حصہ روزانہ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ یہ وہ حرام خرچی (تنبذیر) اور فضول خرچی (اسراف) ہے جسے ناپسندیدہ کہہ کر اللہ نے ایسا کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔ (بنی اسرائیل)

اگر دن کو یہ سب کام انجام دیے جائیں تو بجلی کے ناروا اور روادونوں قسم کے خرچ سے نجات مل جائے..... جب کہ صبح کی دعائے برکت کمائی اور دیگر امور کو بھی برکت سے ہم کنار کر دے گی۔

☆ رات کو خرید و فروخت کرنے سے گاہک کو دھوکا دینا آسان ہوتا ہے۔ مصنوعی روشنی میں کسی چیز کا جو رنگ و روپ نظر آتا ہے وہ دن کی روشنی میں کچھ اور ہوتا ہے۔

☆ رات کو بازار اور اہم عمارتیں تو قلعہ نور بنی ہوتی ہیں لیکن باقی جگہیں اندھیرے میں ڈوبی ہوتی ہیں۔ لہذا چور، ڈاکو، زانی، قاتل، جواری اور نشہ باز لوگ آسانی سے جرم کر کے روپوش ہو جاتے ہیں۔

☆ دشمن بھی رات کو تارکی ہی سے فائدہ اٹھا کر حملہ کرتا ہے۔

☆ بے حیائی و بے پردگی کے تمام اڈے، کلب، ٹھیٹر، سینما، وغیرہ رات ہی کو اپنے گھناؤنے اور سڑے، بے کام کرتے ہیں۔

گویا شیطان دن کی نسبت رات کو زیادہ بے باکی، شوخی اور گھمنڈ کے ساتھ

زمین پر پھیل جاتا اور اپنے دشمن انسان کو دوزخ کی طرف دھکیلنے کی کوشش کرتا ہے۔ مذکورہ بالا تمام جرائم، خرافات اور فضول خرچی کے جراثیم سے اپنے ایمان کو بچانے اور دن کی برکات کا حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تجویز کردہ معمول..... نماز فجر کے لیے اٹھ جانا اور رات کو نماز عشاء کے بعد سو جانا ناگزیر ہے۔

بیڈ ٹی اور ٹی وی نشریات:

برکت و رحمت سے معمور وہ صبح جو کبھی قرآن حکیم کی تلاوت، نماز اور ذکر و دعا سے معمور ہوتی تھی۔ اب ٹی وی نشریات نے اس میں ساز، رقص اور عریاں بدن بے حیائی کا دو آئینہ زہر گھول دیا ہے۔ اب ہماری نوجوان نسل رقص و سرود کی تان پر جھومتے ہوئے اپنی صبح کا آغاز کرتی ہے۔ ایک طبقہ صبح بیڈ ٹی اور سگریٹ کے کش لگانے کا بھی رسیا ہے۔ المیہ تو یہ ہے کہ اکثریت پر ٹی وی کا ایسا جادو چل چکا ہے کہ جو لوگ تیر کا نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز کے بعد ہاتھ میں تسبیح لیے یا کوئی ورد کرنے کے ساتھ ساتھ ٹی وی کی شوخ و شنگ بے باک اور عریاں بدن لڑکیاں دیکھنے میں مصروف رہتے اور اسے گناہ نہیں بلکہ روشن خیالی قرار دیتے ہیں۔

والدین، بچے اور سحر خیزی:

دور حاضر میں اکثر گھروں میں بچے ٹی وی دیکھتے یا کھیل کود اور سیر و تفریح سے

دل بہلا کر رات گئے سوتے ہیں۔ اکثر بچوں کا نماز کا وقت خواب غفلت میں گزر جاتا ہے۔ جب اسکول یا کالج کی وین آتی ہے تو والدین بچوں کی چا پلوسی کر کے زبردستی بستر سے اٹھاتے ہیں۔ جلدی جلدی منہ ہاتھ دھلا کر یونیفارم پہنایا..... چیوگم اور ٹانی کالا لچ دیا..... لٹن میں ناشتہ ڈالا اور وین میں بچے کو بٹھا دیا۔

یوں دنیوی تعلیم کے لیے تو بچے کے خڑے بھی دیکھے جاتے ہیں کچھ کھلانے پلانے، سیر کرانے اور انعام دینے کا لالچ بھی دیا جاتا ہے۔ زبردستی اسکول بھیج دیا جاتا ہے لیکن اللہ رب العالمین کے بلاوے پر بچے کو نماز پڑھوانے کے لیے بہت کم والدین یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ ہاں دل کو یہ تسلی دی جاتی ہے کہ ابھی بچہ رات کو دیر سے سویا تھا، نیند پوری کر لے ورنہ صحت خراب ہو جائے گی۔ نماز کے لیے پوری عمر پڑی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ بچہ دفتر کی عمر تک والدین کی نظروں میں بچہ ہی رہتا ہے حالانکہ حکم نبوی ﷺ یہ ہے،

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاصْرِبْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

(صحیح سنن ابی داؤد و ترمذی، الجزء الاول، ص ۳۶۵)

”بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار پیٹ کر نماز پڑھاؤ۔“ (یعنی سستی کرنے پر)

صبح جلد جاگنے کے طبیعی فوائد:

عمر رضی اللہ عنہ جن کی رائے کی تائید اکثر مواقع پر وحی الہی نے بھی کی، فرمایا کرتے تھے کہ:-

”صبح سونے سے پرہیز کرو اس سے گندہ دہنی، فسادِ بدنی اور طبیعت میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔“

رات کو زندگی کا شور و شغب ختم جاتا ہے جس کی وجہ سے فضائی آلودگی کسی حد تک کم ہو جاتی ہے۔ نیز ہوا متوازن انداز میں چلتی اور بغیر کسی رکاوٹ اور آلودگی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتی ہے۔ اس لیے اس میں لطیف، خشک اور صحت مند عناصر ہی شامل ہوتے ہیں، رات کو سورج نہ ہونے کی وجہ سے فضا ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور کثیف عناصر تحلیل ہو جاتے ہیں۔ پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی اضافی مقدار جذب کر کے تازہ آکسیجن صبح کے وقت خارج کرتے ہیں۔ یہ آکسیجن صبح سویرے فضائی آلودگی سے صاف ہوتی ہے لہذا اس میں سانس لینے سے جسم کو فرحت، صحت اور تازگی کا حسن ملتا ہے۔

صبح شفق پر پھیلنے والی سرخی اور پھر سورج کی دھیرے دھیرے بڑھنے والی تمازت بھی انسانی جسم کے لئے صحت کا پیغام بن کر آتی ہے۔

رات بھر آرام کے بعد جب جسم بیدار ہوتا ہے تو نظام ہضم، نظام تنفس،

دورانِ خون اور درجہ حرارت اپنے معمول پر آ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طیب حضرات نہار منہ مریض کی کیفیت کا معائنہ کرتے ہیں اور اس کی نبض دیکھتے ہیں۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس پر دنیا بھر کے تمام ڈاکٹرز کا اتفاق ہے، اسی لیے ہر ہسپتال میں ڈاکٹر زچیک کرنے کے لئے صبح صبح راؤنڈ کرتے ہیں۔

ورزش کے طریقے بھی صبح کے وقت کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ صبح چہل قدمی کرنا، کھیتوں اور باغیوں میں سیر کرنا علم الابدان کے ماہرین اکثر مریضوں کے لیے تجویز کرتے اور اسے حفظانِ صحت کا ایک اہم اصول گردانتے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ صبح جلد اٹھنے والے حضرات کے سر کے بال دیر تک کالے، بینائی درست اور جسم عرصہ دراز تک تو مندر ہوتا ہے۔

صبح کے وقت میں اللہ کے رکھے ہوئے فرحت و صحت کے تمام خزانے ایک بندہ مومن صرف صبح کی نماز کے لیے اٹھ کر کسی تردد، پریشانی اور تکلیف کے بغیر حاصل کر لیتا ہے۔ جب وہ نماز کے لیے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف چلتا ہے تو قدم قدم پر نیکیوں کا خزانہ حاصل کرنے کے ساتھ صبح کی سیر کے تمام فوائد بھی سمیٹ لیتا ہے۔

کاش! ایک ڈاکٹر کے کہنے پر بوجھل دل کے ساتھ سیر کرنے والے مریض..... اپنے حکیم و علیم رب کے فرمان..... ”الصلوة خیر من النوم“ پر

عمل کریں اور دنیوی صحت کے ساتھ ساتھ اخروی اور دائمی عیش و عشرت بھی حاصل کر لیں۔

جاگنے کی اجازت؟:

رات کو جاگنے کی اجازت صرف اس شخص کے لیے ہے۔ جو حصولِ علم، دینی کتب کا مطالعہ اور عبادات میں مصروف رہنا چاہتا ہے۔ ابو بکر بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ میرے والد (ابو موسیٰ) عشاء کے بعد ایک روز عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”کہو کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے کہا! ”آئیے ہم دینی امور سمجھنے کے لیے مذاکرہ کریں۔“ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رات گئے تک بات چیت جاری رہی، پھر میں نے کہا آئیے! اب نماز پڑھیں (یعنی نفل) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز ہی میں ہوں۔ (دین کے مسئلے سمجھ سکا رہا ہوں اور یہ بھی عبادت میں شامل ہے۔) ہم مسائل پر ہی بات کرتے رہے حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا۔“

(العقیدۃ والسنن، نیز فقہ حنفی)

”اگر کسی شخص کی کوئی گھریلو ناگزیر مجبوری ہے، مثلاً بعض رشتہ داروں کا اکٹھے ہو کر کسی امر پر غور و خوض کرنا یا طالب علم کا امتحان کی تیاری کرنا، وہ شخص جس کی ملازمت میں رات کی ڈیوٹی آجایا کرتی ہے، ان کے لیے رات کو جاگنا پسندیدہ نہیں بلکہ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔“

خبر دار:

رات کو قلم، ڈرامہ، ٹی وی وغیرہ دیکھنے..... گھومنے پھرنے..... فحش، لچر اور لالچ یعنی گفتگو کرنے..... افسانے، ناول اور فحش لڑیچہ پڑھنے..... کھیلنے اور کھیل کود دیکھنے..... گانے بجانے سے لطف اندوز ہونے..... شادی، سالگرہ، نیو ایئر نائٹ اور بسنت نائٹ جیسی غیر اسلامی تقریبات منانے..... جرائم کے منصوبے بنانے اور ان پر عمل درآمد کرنے کے لیے راتوں کو جاگنا عذاب الہی کو خود دعوت دینے کے مترادف ہے جب کہ یہ کام دن کو بھی انجام دینا ناپسندیدہ اور ممنوع ہے۔



خوش قسمت جاگنے والی آنکھ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ”میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی۔ دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔
(سنن ترمذی، حدیث صحیح)

کاش! ہم اپنی آنکھوں کو اس بشارتِ نبوی ﷺ کے حصول کی لگن میں محو رکھنے والے بن جائیں۔ آمین!



ہماری مطبوعات

- | | |
|---|---|
| ☆ غرض بصر اور مرد حضرات | ☆ ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل |
| ☆ شب برات (احادیث کے روشنی میں) | ☆ علیم وخبیر کے نام خطوط |
| ☆ صنف مخالف کی مشابہت ایک مہلک بیماری | ☆ نام اور القاب قرآن و سنت کے روشنی میں |
| ☆ ٹی وی گھر میں کیوں | ☆ بیت بازی |
| ☆ بسم اللہ دعا و اشفا | ☆ شہادت گہ الفت میں |
| ☆ غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم | ☆ طاؤس و رباب |
| ☆ ضرورت رشتہ | ☆ لواء الحجاد |
| ☆ صلة الرحم (رشتہ داریاں) | ☆ منگنی اور منگیتر |
| ☆ قوا انفسکم و اہلیکم ناراً | ☆ بری اور بارات |
| ☆ عورت اور گھر میں دعوت دین | ☆ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق |
| ☆ ممتا کے بول | ☆ دیور اور بہنوئی |
| ☆ بیوہ کی عدت | ☆ عورت اور میکہ |
| ☆ رحمت کے سفیر ہمارے گھروں میں | ☆ ساس اور بہو |
| ☆ عمل صحابہ اور چند قرآنی آیات کی تفسیر | ☆ عورت وفات سے غسل و تکفین تک |
| ☆ دعا اذکار اور انگلیاں | ☆ ننھے حارث کا خواب |
| ☆ فصل عزائم | ☆ حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی |
| ☆ صحابہ کرام کی دعائیں | ☆ پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ |
| ☆ اسوہ رسول ﷺ اور کسمن بچے | ☆ رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت |
| ☆ مضامین مسعود | ☆ پورا تول |

مشربہ و علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

